

<p>۷۸ اے اقبال سخن جاوہ نسا وہ غور غور تیرے چکا ہون میں برلفظ پہناب کی تھوڑی سی ہون ماز کو اک بھی ہ نقطوں میں</p>	<p>۷۹ کس طرح نہ تھوڑے ہو مہین سنا کا مداح ہوں تو زند رسول دو سرا کا کس طرح سے کہوں شکر غایات کا تو کر یاد لے نہ تھوڑے غنہ کتا کا</p>	<p>۸۰ جو نور کہ زنیب کے آتے ہیں ان میں دریا ہی نہایت گہرا ہے ہیں ان میں روشن ہے زمین شمس و قمر ہے ہیں ان میں شہزادہ عالمی طہر ہے ہیں ان میں</p>
---	--	---

Marsiya.com

جلوس کی کوئی بیت نہ خالی نظر آئے
 جو درگاہ کھینچوں وہ ہلالی نظر آئے
 سر بہر مر اگلشن امید نہ ہوتا
 وہ ہر نہ کرتا تو میں خورشید نہ ہوتا
 مہرا میں کیوں دل کہ لیروں کی آہ
 ہشیا خبر دار کہ شیروں کی ہے آہ

<p>۸۱ لڑنے نہ ہو تو دوسری جہن لیل ہی ہو کر جاکے مری مری لا لہ کس قدر کرین شہناشا ضوان ہو جاوے شہناشا</p>	<p>۸۲ کھلا کر تھیں مگر ایک تقدیر مہاجی تھیں سب کی بدلت ہو یہ تو نشانات ہیں شہناشا کھلا کر تھیں مگر ایک تقدیر</p>	<p>۸۳ جیو کی طرح شیر دار اور خلیفہ جان و جاہ غنم دار اور خلیفہ دریکے شجاعت کا شاہ اور خلیفہ شہید کا ہوشم آئین باہر خلیفہ</p>
--	--	--

Marsiya.com

اس طرح کی خوشبو ہو عیان ہم علامین
 عزیز میں یہ کھوت ہو نہ ریشک خطامین
 صفین کا خیر کا نمونا نظر آئے
 آنکھوں کو سماں بدر و احد کا نظر آئے
 ہاں زور دکھائیں گے فیالوقت کی کا
 ان دونوں نے ہو دو دم پر پابنت علی کا

<p>۸۴ سب ایک بات ہوں طلاقی نہیں چسپاں یہ پیش لیاقت نہیں یہ تو رکھنے یہ فصاحت نہیں یہ سلسلہ بندی یہ غنیمت نہیں</p>	<p>۸۵ مطلع کیا ہے شہناشا کے جہاں شہناشا کے شہناشا کے پاپاں کے گھوڑوں کے شہناشا کے منقل میں لگے خاک پتھر شہناشا کے نعل نھا کہ بین ان ہو تو شہناشا کے</p>	<p>۸۶ جانا باڑہ میں جہاں جہاں دو جعفر جہاں جہاں جہاں دو اس عمر میں جہاں جہاں دو شہناشا کہ آما وہ پکارا ہیں دو</p>
---	--	---

او کچھ تو عجیب طبع روان بائی ہو اسنے
 دھوئی ہوئی کوڑھے زبان بائی ہو اسنے
 کام آچکے انصار امام ازلی کے
 اب جوش شجاعت ہو تو ہوں کو علی کے
 جم جائینگے رن میں تو جگ سے نہ ملے گے
 ڈونہیچے دو لاکھ جوانوں پہ چلیں گے

<p>۱۱۵ آگاہ نہیں گواہی میداؤں ناسے بڑا کھچھنے کی نعمین اہل جفا سے کہو نہ اور لو اعزاز ہوں یہ فضل خود ہے ہنجر کے یہ بولے ہیں علی کریم کو</p>	<p>۱۱۶ اس عمر میں ہوتا ہو کسو حرب کا بابر ہی ان میں از حیدر کہ ار کا سارا میدان و غامین جو یہ ہوں کراؤرا رستم صفت زال کو رن کے کنا را</p>	<p>۱۱۷ ابو عبد ہدایت کے قدون فلان پیشہ کے قربان ہوں شریک شہید ہوں کہیں غم نہیں ہوں جو سر سے اہل جان آقا کے کہیں نکلتے یہ ادا ہوں</p>
<p>جب تیغ بکف فوج یہ ایک کے گزین کے کوئے کو آٹ دینگے ہنجر تو رکیں گے</p>	<p>رکنے کے نہیں جہاں شمشیر کے یکے دو ہوں ابھی یکے ہیں یہیں شہر کے یکے</p>	<p>دین جان جو ہو عشق امام دو سرا کا سٹ جائے نشان نام تورہ جا دکا</p>
<p>۱۱۸ دونوں ہوا بدین رکھا نہیں تمانی اولن چھوٹی سی تیغون آہن دریا کی زانی دشوار ہو مشکل ہے بہن جان بیانی دل ایک لڑکے میں گلہ بولتے پانی</p>	<p>۱۱۹ جوان فوج میں غل تھا ادھر کی تھی بیٹوں کو بھائی تھی کفن نیب غم بے پیرا نہیں غمیں کیا خان قوم دو دن ہوں غم میں غم</p>	<p>۱۲۰ کربلا لعل تھی شریک دعا دو دن ہوں غم میں غم عباس کے کہ او خواہم غم کس نشان کی آپ کے وزدوں کی</p>
<p>گردوں بھی سپر ہو تو نہ شمشیر کو روکے کس کی یکے ہے جو ان پیردن کو روکے</p>	<p>وہ وقت ناکے کہ بہن بھائی ہو جھٹ جا پیشہ کی ہو غیر کمانی مری لٹ جا سے</p>	<p>گھوڑے جو ادھائے تو سواروں کو بھگایا ایک ایک ازمیدان سے ہزاروں کو بھگایا</p>
<p>۱۲۱ حیدر کے گھر کی اور بندہ اور جان جنگ بچن جن کے کہ بنو داروں جو جنگ جو جا چکا لاشوں سے میدان کی فرس بین دور بھی گل پادور جا با زبان جنگ</p>	<p>۱۲۲ اسکی نہیں بان کہ ست پھر کہتین ماموں بصدق ہوں پکھنے کان میں بچے سے ترنا قدم خون میں نہا میں تلوایں جو اللان کی طرح سیلیوں کی جان میں</p>	<p>۱۲۳ دو کی نہیں نظر آتین جتنے بھرتے مگر یہ رنگ تو آتین کہ بھل ان جان بوسو سنیوں میں آتین کہ بے جہاں اور کسے اور آتین</p>
<p>رہو ر بھی وہ نون کہ جھلاوا میں ہو ہیں پیشہ میں رفت ہیں قیامت میں بلا ہیں</p>	<p>مقتول ہوں با فوج ہنجر ہوں دونو قدیوں میں پیشہ کے مشہور ہوں دونو</p>	<p>لو بظہر کے سو خلد وہ دیر ر سہار دنیا سے پھو بھی آپ کے دل اور سہار</p>

www.umarisiya.com

<p>عطلہ شکر کو کبیر کے ہو کر چل کر گراہ صد سوز و گریہ کے ساتھ بلا تھامی دن کے لئے دو دن کو دیکھ مرے ہو جا میں شام تہہ زیاہ</p>	<p>عطلہ نعتی کے ننگا کہ لوہن بیاہ کے لاون نسبت ہو ہر جا کے وہ جیوں سیاہ سب کنبے کی دعوت کرن جان لین میں ایک ہی دن کو زور شاہ بناوین</p>	<p>عطلہ بوہا میں دو نو قدم شاہ سہ قرآن رہ باہر تاج ان کو دلوں میں لکھا بہری بھی تھاپے ہی کے خورشیاں</p>
<p>پرو انہیں کچھ تیغ ستم دونوں چل جا کھائی کے مگر سر سے بلا موت کی مثل جا</p>	<p>بر آج مصیبت میں شاہ ہے انکا اب ماموں پر صدمہ ہوں ہی بیاہ انکا</p>	<p>میدان میں انھیں جھان تھنے کون دریا کے قرین خون میں نہاڑ ہو دیکھو</p>
<p>عطلہ اندہ میں شکر دیا گندہ جا میں پیا چاند سو رخ نوب ہو خون میں بھجا میں نام انکا ہو خاق میں کامر کر جا میں صلبی سر جاہلی کی تھار کے ہو جا میں</p>	<p>عطلہ ماغون بیاہ لو سے بولیاں انکا لیا شادی ہو کہ نسبت نایا جا میں لھا پائیں شاہ سے وہوں کے نامار جاہلیکے رخصت میں گئے گا لھا</p>	<p>عطلہ پائیں شاہ سے وہوں کے نامار جاہلیکے رخصت میں گئے گا لھا</p>
<p>میں خوش ہوں جو میںوں گرا باد ہو دولت سر دمان باب کی پر باد ہو</p>	<p>تا بوت ہو دیکھوں تو نہ ہو در دگر میں میں سمجھوں کہ بیٹوں کی برائی نہ دگر میں</p>	<p>حضرت کی یہ خوش مبارک کے پیلے میں نازا نیکے اوٹھالیجے کہ دنیا سے چلے ہیں</p>
<p>عطلہ اکبر تو ہوں بابا پوڈا اور یہ کبھیں آقا چلے تھے تیغ جھا اور یہ کبھیں بو طوق میں عابد کا گلا اور یہ کبھیں بو کرم میں اس پر کھلا اور یہ کبھیں</p>	<p>عطلہ کیلئے اوٹھیں لائیں حضور شاہ کی عرض کہ حاضر میں غلام آپ بیاہ حشر کر کہ حضرت کے لئے رخصت جگاہ نے یہ کبیر باندھ کر آئے ہیں مہ</p>	<p>عطلہ صد نے ہوئے کچے غلاموں کے افواہ کو میں میں حضرت کی بیویوں میں تاز مضطر ہیں بہت جب لڑائی ہوگی آواز رخصت پھر میں یہ کہ صدف جانیاز</p>
<p>نام اپنا اسی عمر میں کر جائیں گے دونوں گر صاحب غیرت میں قوم جا میں گے دونوں</p>	<p>منظوروں کو انکو کہ شریک شہداء ہوں میں کیا کہوں جو وہ دونوں کے خوشی ہو</p>	<p>ہر شوق و غاٹوں میں کچھ کی خوشی ہو میں کیا کہوں جو وہ دونوں کے خوشی ہو</p>

<p>۵۱۵ ازادہ دل ان کو کبھی کبھی کم غم کھلنے میں کہہ کر اپنے کھانے میں کہہ دیتے تو میدان کو روانہ ہوں یہ باہم</p>	<p>۵۱۶ کام آئے غیبی میں دولت نہیں ہے میں آپ سچی گلشن جنت نہیں ہے اب جلد لڑائی کی اجازت انہیں ہے میں تو بس ہوں مانتہ کرخصت انہیں ہے</p>	<p>۵۱۴ کم وہ میں کہ جان سے مغبین فتح کی تو میں کچھ نہیں تو جلا توں کو علیوں میں جوڑیں اربن سے زنج کے تلو کو نہ چھوڑیں غازی بھیجے گا جو جھگڑے میں</p>
<p>۵۱۷ کیا ہے حسرت کہ قربان ہوں یہ میدان میں تار شہد زبیاں ہوں یہ سزا بقدم خون میں غلطان ہوں یہ اس بھوک میں باس باس جان ہوں یہ</p>	<p>۵۱۸ ناوا در میں مجھ کو ہون محتاج ہوں یا مٹوں کو اس واسطے لائی ہوں یا کڑواؤں تصدق انہیں یا</p>	<p>۵۱۳ توں کے زینب کی شاہ کیا شہر سے ہوں چھکے وہ ملکہ آؤ کار چھلکی سے گا کر او نہیں کہے تیار رو رو دولت میں میں سکین یا جاہ</p>
<p>۵۱۹ محروم ہوں فیض امام ازلی سے کوثر پہلمین جا کے یہ زہرا و علی سے</p>	<p>۵۲۰ ردیکے اس خواہر غمخوار کا بد یہ صدقے کسی مقبول ہونا دار کا بد یہ اندوہ پہ اندوہ ہوزہرا کے کسیر دوداغ مٹھا کر بھی اٹھا مینگے جگر</p>	<p>۵۱۲ تلو وار دن میں ان سچوں میں جہان شہیر کی است ادب جگر کے دونوں نے پھرو ہم ایچھا اقبال سے میں صاحب تلواریں میں تو آدھان مر اجبانا</p>
<p>۵۲۱ انکی چھی نوتھی کیجئے مضموم نہ رکھئے اس دولت جاوید سے محروم نہ رکھئے</p>	<p>۵۲۲ بچے میں پہسا کوئی جو رانہیں ہے تلواروں میں جانا ہمیں شوا نہیں ہے جلا د ہو سینے پہ اجل میں لفظ ہو حسرت کہ سو کوئی ادھر ہو یہ او دھر</p>	<p>۵۲۳ ب سائے آنکھوں میں حسرت کو روانا تنہائی میں تو آدھان مر اجبانا</p>

<p>۱۳۷ پورنا ہوا لاش تنگی لانا اوٹھا کر لاش کو سر کوئی اوٹھا بیگم چاکر بین انکسب بیا ہون رک لاش چاکر روئے گانے کون سو قبلہ چاکر</p>	<p>۱۳۸ حال کن کنکھوں سے جلا دیوں گی بھائی دنیا سے اوٹھا کر مجھ اب جہلہ ایسی مین سے سو عدل کیلئے ہوں شہ سے ایسی دیکھوں اور پو پو سے پستہ شاہی</p>	<p>۱۳۹ باکین عروا ہائین تو پو پو سے کون لٹیپی ہوئی کہیں جلی کھیت کھیشن نیوچی وہ ہندون کی وہ حسن اور وہ عین ہر ہوئی جلاؤں گلستان کی کجی ہوا</p>
<p>۱۳۸ مجھ بس مردن بھی تم ہو میں کے زینب سر ایک طرف ہاتھ فلم ہو میں کے زینب</p>	<p>۱۳۹ یا حافظ عالم سے بھائی کو سچا لے خاتون قیامت کی کمائی کو سچا لے</p>	<p>۱۳۹ اعل تھا کہ صبا چھو نہیں کسی بدن انکے پر بیان میں تلخ سے ہیں تھا چلے انکے</p>
<p>۱۳۹ عالمیوں تک ذہنی ہوگی زینب بنے نکل کفن میں جگر کا کفن ہے جوں بدن ہو گیا اور زینب جادور زینب زمین اور وہ جلتے ہوئے جادور</p>	<p>۱۴۰ کہ سیکھتے ہو جاہالت سے خیر میں سے کفن کے لہذا زینب تحصیل سادہ میں سادہ تاخیر جلتے ہیں نہ کھانے کے لہذا زینب</p>	<p>۱۴۰ شہزادہ آفاق جوان مددوں کے وقت غور نشین کان سے کیا راہ کو نشانی جلوہ خانہ کا کاشان سے کہیں مٹا جھیل ہو اٹھا نوز خضرات کے ہاتھ</p>
<p>۱۴۰ سر دیکے بھی ایذا سے فراغت نہ ملو گی زینب زمین مرنے پہ بھی اہت نہ ملو گی</p>	<p>۱۴۰ حیدر کی امان میں شہزادی جاہ کو سو نہا شہزادے کہا جاؤ تمھیں اتنے کو سو نہا</p>	<p>۱۴۰ گردوں سے سوا جلوہ میدان ستم تھا جو خاک کا ذرہ تھا وہ انجم سے نہ تھا</p>
<p>۱۴۱ شہزادے کے بی بیات شہزادی سب اہل حرم دیکھنے کے حق کی دوہائی جلائی یہ خندہ کو نین کی جانی اس دیکھنے زینب کو سب کی بھائی</p>	<p>۱۴۱ قزل کے بیوے کے دونوں پتی دم آداب جلائے وہ شہزادہ کے عالم نکلے فلک نور سے دوزخ عظیم سعدین کا جس طرح قرآن ماہی ہوا</p>	<p>۱۴۱ شائش و خفاک تھو زینب کے در لیکار مطلق نہ تھا کچھ دھیان لاکھوں بین اپنے اوٹھا کر پو سے جا کر تھے جو ہوا مین سے تھو انا یا اور کھارے تھے پیر ہوا</p>
<p>۱۴۱ تقدیر آفت ابھی دکھائی گئی جھکو مر جائیں گے سب ہا ز موت آئی جھکو</p>	<p>۱۴۱ ر ہواروں بگاری جو چہرے جاہ و شہ سے مٹھ ملنے لگی فتح رکابوں میں قدم سے</p>	<p>۱۴۱ کا زہون تو تھے نیمچے اور ہاتھ عثمان پر ماتھے پر شکن تہ نظر فتن گران پر</p>

Marsiya Marsiya
 www.marsiya.com

۱۲۳
 دو نوین بر تنہا ایک ہی اصل
 غولی میں وہ کتا ہو تو جن میں کامل
 سین میں آئینہ جڑ کی پتھریں
 جس طرح سے ہم رہیں وہ ان

۱۲۴
 خود بین سوا برو دین کا ہر شیار
 اب سر کر پیش در کس کھنچ اقلوار
 گر چار ہل ان کو ہے بست کفار
 دو سفر سوزن بھی وہ کچھ تو ہون بکار

۱۲۵
 آسان بھین ان کی سوئی رکھ دو شیار
 رکنا ہو قلم تو حاس پیر بار
 حلقے میں گرفتاری کی سبب بکار
 حیرت میں ہوں کس پر کھولون

اک دل ہو تو اک مصحف ناطق کا گھر
 صورت میں وہ غور شدہ جلو میں فزنگ
 بھان بانڈھے محراب عبادت تو رہا
 شراذہ اوراق پریشان برہے گا

۱۲۶
 ان کا صیاف خانہ آداب گزین ہے
 منظر اس کو صفت لاج چین ہے
 کس طرح اکھے صفا کر آئینہ چین ہے
 بیجا بندہ کجا کا نشان چین ہے

۱۲۷
 مضمون خیالی کسی عنوان پر ہے گا
 شراذہ اوراق پریشان برہے گا
 مضمون خیالی کسی عنوان پر ہے گا
 شراذہ اوراق پریشان برہے گا

۱۲۸
 جلوی کھن فزون حسن رخ و زون کے
 روشن ہیں ہر اک سینہ میں دل پورا
 حورون کو صدا ان بی نظیرہ نظر ہے
 انوار آئی کا انھیں آنکھوں میں گھر ہے

۱۲۹
 دل و صفت زلفون کی بربط کھینک
 آشفہ مزاجون اور حلقے کا ہر سامان
 جو رنگ سخن کی تمکس جانتے سے میدا
 غیب کی بر کیا قدر نہایت ہارانا

۱۳۰
 بولین تو ضیا غرب سے تا شرق چکسا
 ظاہر ہوں تبسم میں اک برق چکسا
 بولین تو ضیا غرب سے تا شرق چکسا
 ظاہر ہوں تبسم میں اک برق چکسا

۱۳۱
 بوچھے کوئی قدر انکی دل حتم رسل سے
 نازک ہیں کہیں لب نگین بگ گل سے
 حصار سے یہ زلف معجزہ جو ہم سے
 دشمس کی دلیں پھیر رہے

۱۳۲
 دو نوے سون بر بنغیر ضیا بار
 جو شید کی آئے جھک جان ہر بار
 چارائے اس سلسلے سے ہون قلع زودار
 تاجا پارٹ ہون قلع زودار

۱۳۳
 حصار سے یہ زلف معجزہ جو ہم سے
 دشمس کی دلیں پھیر رہے
 اقبال دہتوں کی دلیں ہون کی جلو میں
 اقبال دہتوں کی دلیں ہون کی جلو میں

<p>۵۵۵ تغوی علی از دون بابت ہے بین ماہ بدون ہے فرق نہیں ہے انصر من انصر ہر ایک صواب ایک کبریا میں بود چاہ بر خورد و کھان مغنی چھ سکتا بود چاہ</p>	<p>۵۵۵ انکے قدر دون بید قدرت کو بین ایجا ہر سو گلستان میں کب جس خداداد دیکھے انھیں ضوان تو بیو پارے پھر یاد گستاخ و صنوبر و دو غلام انکے ہزار</p>	<p>۵۵۵ شہور میں ہم فخر جان کون دیکھیں روشن ہو شرف صورت نور شہ چہا جستے ہیں صورتے ہمیں کھڑے خان سیدی کا زرتے ہیں ہم کون زبان</p>
---	---	---

یہ وہ ہیں کہ ہوزیت افلاک زمین میں کچھ جن و بشر ہی نہیں سوز ہمارے
بوشن ہیں یہ خود جہا بوشن نہیں کہتے ملنے کر نہیں انکے قدم کن رکین ہیں قدسی بھی شالوان میں شب سوز ہمارے

<p>۵۵۵ وہ چاہتے تھے اور وہ گیسو کے معبر دو بند شہیدین چاہتے تھے قدرت وادار ایشان پادشہ کی شہ کے معبر چوں وہی معبر ہی باکل وہی پادشہ</p>	<p>۵۵۵ انسان سے جبار دینان کے دونوں نیک و نافر و شیر و نشان کے دونوں نیان کے گراں ان کے دونوں یوں بڑا کر کے معبر ہونے کے دونوں</p>	<p>۵۵۵ جب میں نے ایک شہنشاہ کو دیکھا جس میں نور اور معبر وہ کئی بار خبر میں نور اور معبر وہ کئی بار خبر میں نور اور معبر وہ کئی بار</p>
---	--	---

یہ دیکھ کر صاحب شہنشاہ نے دیکھا کچھ بھی جسے عوی ہو چکا وہ ہے
دیکھا جسے معلوم ہوا شہنشاہ نے دیکھا ہونا ہو جسے تیغ سے چورنگ وہ ہے
اوس جنگ معلوم ہو سب حال چھان کو
اک ضرب میں کر دیا جسے جوان کو

<p>۵۵۵ انکے حسن میں ان دونوں کے پیشانی و ابرو و سر و صدر و گل و ایک شان کی تنگہ ایک جو رنگ ایک و بو ایک دل ایک بگ ایک جس ایک لہو ایک</p>	<p>۵۵۵ اگاہ ہو ہم شہر فلک کے بین اسے بھاگائے جوار چاری ہی دعا ہے اے جگر میں تین شہ سے وز کے لیے رب و شہنشاہ میں فضل خدا ہے</p>	<p>۵۵۵ ہم بھی ہیں جگر بناوٹی شہر کے کھل جا لگا جوق و جھین کو بہت ہر تری قویں اگر چہ جی کو تہا نظر ان میں سما انہیں بچا کر</p>
--	--	---

اب اس کوئی غور سے تاشق نہیں ہے
دو دیکھتے ہیں اک سب کے کچھ فرق نہیں ہے
یہ جان لو ہم دونوں تو اسے میں علی کے
اور سخت جگہ دونوں میں ہر ادنی کے
یہ نیم کے باحقوں میں کچھ کر چھوٹے ہیں
ہم قہر کے دریا میں رگے ہیں دیکھتے ہیں

<p>۵۱۷ شہزادہ کے ہاتھ میں بیچ آئی نازل ہوئی ان کا غضب بیچ کے اوپر کرتے ہوئے کیا بیچ کے غضب سے غضب بھی ہو گیا</p>	<p>۵۱۸ غضب سے کہیں کہیں غضب سے نظر انکس سے اور شہزادہ کی نظر غلام سر کی حین سے نظر ایک اور غضب سے نظر</p>	<p>۵۱۹ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
--	---	--

دکھلاؤں کے اندازہ دفاع کے دلی کا جو ہر سب ان بچوں میں بیچ علی کا نشانہ تھا نہ بارو تھا نہ گردن تھی شہزادہ سر دار بھی سر کھنے کی دھڑک سے تھلے تھے

<p>۵۲۰ غور سے دیکھ کر بیچ میں بیچ جنبش ہوئی کوئی کوئی نہ لگا جا کر ادھر ادھر چھپے پھیل اول صف آخر اول اور صف اول</p>	<p>۵۲۱ دو صفت شہزادہ کو صدم آئے دو جا کر سات آٹھ کو ورت کر کہ بیچ میں شہزادہ کی نظر اس صفت سے تھلے تھلے تھلے</p>	<p>۵۲۲ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
--	--	--

جمع ہو بلا سر میدان نظر آیا ایک قہر کا دریا تھا مگر جھیل سے تھے نام و بھلا ایسے لہریں سے بچے تھے
 طے کے اول جاؤ کا سامان نظر آیا تلواروں کی شیریں کی طرح کھیل سے تھے رو باہ کہیں بھاگ کے تھوڑے سے تھلے تھلے

<p>۵۲۳ لشکر کی ساہی لیا نامیوں کو گھیر سب تہہ درون کہتے تھے تھے تھے بس کھینکے تلواروں کو وہ خا پہلے صف دیکھ بھرا کوج کوج</p>	<p>۵۲۴ ایک مہینہ ایک سو کیسرو آیا دم میں دو دو کر دیا کیسا ہے آیا اس صف کو کیا صاف تو اس صف کو چلایا اور گیا اور گیا اور گیا اور گیا</p>	<p>۵۲۵ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
--	--	--

محلے متواتر جو کہے لشکر کین پر زخمی ہوا دل اس کا جگمگ گیا جس کا غلو سے لہو بہ گیا زخموں سے اول کہ
 پہلی تھی جو صف کھ گئی کہ میں زمین پر ہاتھوں کا قلم ہو گیا سرخ گیا جس کا اس صف کی طرف پھر گئے لاشوں کی

<p>۱۷۷ دو صیادین دو صیادین کلین کلین کلین کلین چھوٹے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے</p>	<p>۱۷۸ ماہا تھا میدان میں من من من من وہ اسیر سیلاب وہ گورہ پینے</p>	<p>۱۷۹ رودار جو ان کے سر پرست تھے وہ نئے نئے تھے بے باور و بے پروا</p>
---	--	--

گنتی تھیں جو زمین پر لسان تھے سیاہی وہ رشک پری اور چھلا وہ ہمہ تن تھا
 چار آئینہ پہن کر جو سیران تھے سیاہی غلبی میں ہٹاؤس شیخی میں سر تھا اک اک زمین ان دنوں کو چورنگ کر دین

<p>۱۸۰ اک ماہ میں ہم کو دیکھ کر دیکھا میں ہم کو دیکھ کر</p>	<p>۱۸۱ دارون کے وقت کو بڑا دارون کے وقت کو بڑا</p>	<p>۱۸۲ آفت سے پہلے ہی سے نظر آئی آفت سے پہلے ہی سے نظر آئی</p>
---	--	--

بولے یہ جن و انس کہ موخیر مردوں کی اتن کا پتے میں فوج سے حالت یہ کی
 بیرون کو ہوا بڑھتی فکر اپنی برن کی کیا ہو گیا غیرت کو شجاعان عرب کی بھیا یہ شکار آگے سے اب جا رہے ہیں

<p>۱۸۳ تازا بھی تھا راجا جری تم بھی تازا بھی تھا راجا جری تم بھی</p>	<p>۱۸۴ جھجھلا کر تو منہ اوڑھ کر جھجھلا کر تو منہ اوڑھ کر</p>	<p>۱۸۵ لڑان صفت بیٹے کی توجہ سے لڑان صفت بیٹے کی توجہ سے</p>
--	--	--

تھیں وہ میں بریاں کہ نہیں طور ان کے خود پانوں سے اپنی طرف گور چلے ہیں
 پھر ہو میں شیر سلیمان جہان کے مشہور نے میں لڑائی ہو تمھاری ہم آئے نہیں یہ اصل ہی تمھاری

۵۸۷
 فنوار سے اور غنیمتیں کہ یہ بیکار
 ہم عقود کننا شیرازی کے ہیں بیکار
 دیکھنے نہ دیکھنے تعلق تلواروں کے ہے
 دکھلا دین فرستہ ہو آجا بیکار

۵۸۶
 بھرتی ہو یہ بھی تو بچان بھرا خوار
 تیرے کو تیک کر وہیں لی میان سے طوار
 اوجا کیا بنا تھا ایسا شکر نے جو بیکار
 جلی سے کسی زیریں شیخ شرار

۵۸۵
 میں نے بھرا ہونڈھ جاتا ہوا اناری
 غلامی میں کف اور غنیمت تھا خوار
 تیرے تعلق میں بھی ریشہ دہلیکی بھاری
 تیرے تعلق میں غنیمت ہے غضب از باری

نامرود ہمارے سبھی نظروں میں تیکے میں
 نیزوں کو جو میں بندہ سب ہمہ کھلے میں

آیا غضب اس ظالم سفاک کے اوپر
 وہ ہاتھ مع فرق گرا خاک کے اوپر

غل تھا اگر تھاکا کراشت عمل نے
 فولاد کے بس حال میں جگر لڑا کھلے

۵۸۸
 کلمے کو تیرے چھ اور کوڑھایا
 جہل کے فوسن میں ہے جس کو تیرے
 ایون کو تھاکا وہ سخن بے پیرایا
 سر بکولی اس کییر سے ہو پیرایا

۵۸۹
 وہ منظر کیا جو کہا اب وہم آرا
 ڈالنی کو اور غنیمت کے پکارا
 کچھ حال دکھلا دیکھ لیا زور ہمارا
 کچھ حال دکھلا دیکھ لیا زور ہمارا

۵۹۰
 جب جہاں با تو بیکار وہ تمک
 کیون تو میں کر غفل تھی تیرے کو
 فوانے کے اوں سے یہ بے عون دار
 جہاں ہی زور کن کے غنیمت سے بھین باہر

اب اپنا ہنر کوئی دکھا جائے تو جانوں
 اس سے کوئی سینے کو بچا جائے تو جانوں

اس جیسے سواک دار کو مکار نہ روکا
 بس دیکھ لیا بچے کا اک وار نہ روکا

انداز میں سب ہم میں تھی جاوے کے
 سبقت نہ کرینگے کہ تو اسے میں علی کے

۵۹۱
 تیرے کیا اور غنیمت نے کہا
 کھینچی صفت بن چکے تیرے بھی تلوار
 آئی تھی اس حسن سے وہ صافہ کردار
 دم بھرتی ہو رہی تھی بیکار

۵۹۲
 تلوار کو لے میان تو ادا تھی خود
 مہر دیکھو یہی تیج شر پارے کے جو ہر
 مردوں کا تیرے کو سیکے نہوں تیروں
 کے نہ جو بھلی جی گری کو بیکار

۵۹۳
 تلوار زینان اسکو تیرا اوجا سارا
 بولانے تیجے ملک تم ایجا نے تلوار
 اسوار نظر آئے ملام بھرتی ہو
 اسوار نظر آئے ملام بھرتی ہو

اک چوٹ لگی قلب لہو دشمن جان کے
 رنگا در گیا لگے نظر آئے جو سنان کے

جھسکائے ہلک ڈرسی تو نظروں اور جا
 میدان میں جہاں باغوں گریوں میں

قبضہ میں تھانہ میں بلا پیشین ہم آئی
 دم اسکا نہیں جلاہ صحرے عدم ہی

<p>۵۹۱ دی بون آواز کہ جاو در نام دو رخ میں سجھو پوختا بگو کار موجائے کی بگری بازارا ہی سرد مگر بلبے گا تو سوکے اعلیٰ نام</p>	<p>۵۹۲ بوسے کسی شاخ کی کوہ شربت آفت سردان صفت جنگ گھوڑے سے اوزق موی جنگ ہوڑیک کہ بانوں میں ہر بی</p>	<p>۵۹۳ میلارہاں نہاٹ وہا تھون کہ ہر سب پر تھاننا بھائی کی ہوگا اوتھون جسوں اول</p>
<p>۵۹۲ میں کے جاوے کی خورش کو تلوار کا آل ماخوڑا ہی ذات کھی جھکیا کی خود باقیات کی جاوے</p>	<p>۵۹۳ مگر کش کو وہی ہاندوم اک ضرب میں مٹسا گا سو سرخس کو وہی ہاندوم سرخس کو وہی ہاندوم</p>	<p>۵۹۳ مگر کش کو وہی ہاندوم اک ضرب میں مٹسا گا سو سرخس کو وہی ہاندوم سرخس کو وہی ہاندوم</p>
<p>۵۹۴ غل تھا کہ دغا میں مدد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد</p>	<p>۵۹۴ غل تھا کہ دغا میں مدد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد</p>	<p>۵۹۴ غل تھا کہ دغا میں مدد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد محبیوں کی تیغ یاد</p>
<p>۵۹۴ تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا</p>	<p>۵۹۴ تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا</p>	<p>۵۹۴ تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا تھا ظل آئی سراس ماہ تلوار سنگر کی پڑی جا</p>
<p>۵۹۵ بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب</p>	<p>۵۹۵ بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب</p>	<p>۵۹۵ بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب بے عون دلاور پہ پکار گرتی کر لب لباب</p>
<p>۵۹۵ بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی</p>	<p>۵۹۵ بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی</p>	<p>۵۹۵ بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی بہوئی صفت صاعقہ مغر سرخس سے کمر بگئی</p>

Marsiya Marsiya
www.emarsiya.com

<p>نخلہ</p> <p>اکبر کے جو دیکھا اودھن اگر تو کبھی دور سے صفت شہر کے لشکر فقار حضرت بھی چلے خاک لبر کھینچ کے تلوار پہلو پہ پونہ نام و عجبیں عسکرا</p>	<p>نخلہ</p> <p>انسون برائی دینا ہے کر دل زار چہرہ پیمان ہونے کے موت آثار سین چکیاں کے کر تیرے لکے کیا آوودہ ہو خاک میں بس جاوے خوا</p>	<p>نخلہ</p> <p>نخلے ہی شہر تو دایا بوجھ اک شور بڑا لٹ گئی پشیمانی خواہ دور دور کوئی پشیمانی کوئی گر کر کے پشیمانی کوئی کھائی</p>
--	--	--

لاشون قرین ہر جوشیم در آسے
دو نو دہ گل اندام سیکے نظر آسے
اشک آنکھوں سے چکاکے سفر گویو
پشیر تو دیکھا کہ اور مرے دو نو
محشر تھا پیارو کی اک دھوم پڑی تھی
دل تھام ہوئے زینبنا شاہ کھڑی تھی

<p>نخلہ</p> <p>دو فن کو لٹ کر شہر کیسے پکار او جابو جہم آنے میں لٹے تو تھار پورا نہیں جاتا اگر میں لٹے پشیمانی آنکھوں میں لٹے</p>	<p>نخلہ</p> <p>مہمیب اک فراتو لٹے سبب دو نو دہ گل اندام سیکے نظر آسے پشیر تو دیکھا کہ اور مرے دو نو</p>	<p>نخلہ</p> <p>دو فن کو لٹ کر شہر کیسے پکار او جابو جہم آنے میں لٹے تو تھار پورا نہیں جاتا اگر میں لٹے پشیمانی آنکھوں میں لٹے</p>
---	---	---

تم نزع میں ہو جو قلق ہوتا ہو پیارو
صدو سے کلجہ مر اشق ہوتا ہو پیارو
بھائی کے لیے بیوں سے چھپ گئی افسوس
دہلستری ہمیشہ کی سب لٹ گئی افسوس
ارشاد کیا شیر گدڑ جانے دو ان کو
پشیر سلامت راہن مر جانے دو ان کو

<p>نخلہ</p> <p>حضرت کی صلہ لٹے جاوے لٹا بلا لٹا گیا شہر کی طرف پاس کے بیجا کی عرض اشار سے سے یونہی لٹا آقا ان کی زیارت کر کے لٹے لٹے تو تھار</p>	<p>نخلہ</p> <p>اس دور کو جا لکے جو رو نہ والا ننتی تھی کھڑی جیے کو درو آدہ بیجا وان گئی کیلے ہو باہون کلجا جلال غضب ہو گیا آفت ہوئی</p>	<p>نخلہ</p> <p>بھائی تو مہمیب دو نو دہ گل اندام سیکے نظر آسے پشیر سلامت راہن مر جانے دو ان کو</p>
--	---	---

مرنے ہو پھر ایک لٹ کر دیکھ لین جا کر
لے چلے رہیں جہم افسوس میں او کھار
رہنیکو جگہ بندھنا کر گئے دو نو +
ہی ہو مری گودی کے پہلے مر گئے دو نو
شیون کو تم پھین دلدار سمجھ کر
ہان روؤ غلام شہہ ایرا سمجھ کر

علاء
 بری تو زخمی تھی کہ گلے دونوں تین
 مرہا بن سلاست سے کہہ میں آیتیں
 ارب کے اور صبر سے غرض خون میں بنائیں
 سب بھائی بھتیجوں کی سر دہوں تین

علاء
 حضرت کے گناہ بندہ بن نہ سے کہو آہ
 بھٹتے جا گا صدر سے کلچر ادا لہ
 جودل کا ہوا دل تمام سے نہیں گناہ
 نہ کہ سچ مجھے کہیہ حضرت سے زبانی

علاء
 کسب و دیار کے چساروں زلفوں ہٹایا
 دو بار بیکار بن یہ جو اسے سن نہایا
 رخساروں کی کھڑکی سے لہنا بنایا

میں خوش ہوں اگر آنکھوں میں کھائی لوگو
 جو میری تمنا تھی وہ بر آگئی لوگو

یہ پارہ دل راحت جان تخت جگرتے
 فرزند سفاکی یہ نہ تھے برس برس تھے

اسی عین بیان اس تن جہد شمس کے سنے
 اسی جہد شمس کے سنے

علاء
 پتھر تھا جو چھپے ہیں شہ لاشوں کے
 وہ وقت نہ دیکھیں کوئی تندر کھائے
 عباس نے کہا اس باغوں پر بھگتے
 اس لاش کو بھائی سے بچنے لگا

علاء
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو

علاء
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو
 کہ جب زبیر سے کہاں زبیر انھیں تو

آنسو تھے روان پٹنے تھے سینہ سر کو
 کھلم ہو رہے تھے کبیر معلوم پیر کو

یہ وہ ہیں کفن بھی نہ لے گا ابھی جن کو
 لوشن لوصدا فاطمہ بھی ولی ہیں ان کو

مدنی ہوں کہ بوجھتی خبر خمیہ میں لگے
 آئے بھی سے پاس تو یہ شکل بنا کے

علاء
 حال نہ ہرین کے زبیر بیکاری
 کیوں لاؤ گے کہ میں تم ان شون
 زبیر کو گوارہ نہیں جھگڑتے تھاری
 نہ نہ ہوئی حیدر کرار کی بیکاری

علاء
 فرات کے یہ لاشیں نہ لالہ لاشیں
 وہ جاوڑیں گلو کے شہینک اڑھان
 سب میدان ہنم کر لے لاشوں میں
 شب زبیر کیسے بھی نہیں

علاء
 گئے واری
 گئے واری
 گئے واری

میرداں سے اٹھا لاونہ وارا ہوا صدقہ
 لائے نہیں بھر گھر میں وارا ہوا صدقہ

لو بھیا یہ شکون منہ دھتی ہوں میں
 پشیر کی خاطر سے نہیں مٹی ہوں میں

نکلی بھی نہیں گو کہ صیبت میں تھی ہونا
 ام دیکھ لوارہ کہ میں خیمے میں کھڑی ہوں

۱۱۱۱
 کیا نافع فرات سے کہ دریا کے کنارے
 اراک کے دل کے دل ہی میں ہے
 غم کے نیو نیو پیر کے گھر سے ہوا

۱۱۱۲
 دیوان کیا عزت میں اگر گھر کے پیارے
 چنے کی ندین جھریں اور گھر کے پیارے
 بولنے سے جہاں چھوٹے گھر کے پیارے
 بولنے سے گھر کے گھر کے پیارے

۱۱۱۳
 پیدہ بولیں جن سے یکسین ناچار
 دن رات ہی دو مصیبت میں گزار
 کس کے لیے رول نہیں جگہ جگہ
 سیرت ہی جو مقام ہے ہاتھ کو لگا

قصر چین خلد میں داخل ہو پیارو اب مادرنا شاہ تھیں یا لے گی کو نہ ناسے سے گروگی تن صد پاش پاش
 موت آگئی جب بیاہ کر قابل ہو پیارو بے ہرے کو قبر میں بند آئی گی کو نہ گرا رہتا ہوا بھی سکھ ہی لاش پاش پاش

۱۱۱۴
 گل سے بدین ن گلستان ہو چو
 گل سے بدین ن گلستان ہو چو
 گل سے بدین ن گلستان ہو چو
 گل سے بدین ن گلستان ہو چو

۱۱۱۵
 وہ بولے کہان از سرورہ تہائی خوش
 وہ بولے کہان از سرورہ تہائی خوش
 وہ بولے کہان از سرورہ تہائی خوش
 وہ بولے کہان از سرورہ تہائی خوش

۱۱۱۶
 ایشاق اکبر سے ہوس سے ہوا
 ایشاق اکبر سے ہوس سے ہوا
 ایشاق اکبر سے ہوس سے ہوا
 ایشاق اکبر سے ہوس سے ہوا

ساتھ اپنی دیتے گئے جس کے مکان میں کس طرح بستم گھر و سام کر و گے
 روز کے لیے چھوڑ گئے سو کہ جہان میں کیونکر مری جان قبر میں آرام کر و گے
 بنیاب ہوں قبر شدہ لگے دکھاؤ
 جلدی مجھے پھر روضہ پشیر دکھاؤ

۱۱۱۷
 انجا ہونین شہی مجھے نہ سے بیگنی
 دلدار نہ ہوں کی مر سے ہون
 سہا زرد میں خاک میں سے ہون
 بیابان سے برقعہ فرسایں سے ہون

۱۱۱۸
 یہ ایک غریب اسلا تسک صاحبی
 یہ ایک غریب اسلا تسک صاحبی
 یہ ایک غریب اسلا تسک صاحبی
 یہ ایک غریب اسلا تسک صاحبی

۱۱۱۹
 افسوس کہ شمع عیش خاشاک ہوں
 راحت شب عیش کی فراشوں ہوں
 تماہ میں سوگ میں جوانی کے نہیں
 بیری بھی خضاب سے پیو ہوں

ہاں تو تھیں تگسی آتے ہی طن سے تڑپے گی اگر یوں گدہ جانی میں
 بن بیاہی مسرگے ہستی کے چن سے لاشوں کو ادھار نہیں جانی میں